

بادی مہدی ؟ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ﷺ

کاوش : اصلاح میڈیا ٹیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بخ لیے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کو ہادی و مہدی بنا دے، یعنی یہ خود ہدایت یافتہ ہوں اور ان کے سبب لوگ بھی ہدایت پائیں۔ یہ کوئی چھوٹی سی سعادت یا معمولی سی فضیلت نہیں، کیونکہ مہدی ہونا بہت بڑی خوش بختی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین کو "مہدی" کا اعزاز دیا، جن کی سنت کو لازم پکڑنے کی وصیت فرمائی۔

بعض لوگ تمام محدثین کرام کے فیصلے کو چھوڑ کر صرف پانچویں صدی ہجری کے ایک محدث، حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کے قول کی وجہ سے اس حدیث پر اعتراض کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے والے راوی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی نہیں، لہذا یہ روایت منقطع(ضعیف) ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں

قال الامام الترمذی : حدثنا محمد بن یحییٰ قال : حدثنا أبو مسہر، عن سعید بن عبد العزیز، عن ربيعة بن یزید، عن عبد الرحمن بن أبي عمیرة، وكان من أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال لمعاوية : اللهم اجعله هادیاً مهدياً واهد به. هذا حدیث حسن غریب

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ " کے صحابی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے دعا فرمائی : اے اللہ ! ان کو ہادی، ہدایت یافتہ اور ان کی وجہ سے لوگوں کو

ہدایت عطا فرما۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن غیر بیب  
ہے۔) "سنن الترمذی" : 3842

اس حدیث کو امام ترمذی) سنن الترمذی ، ح : 3823 (اور امام جورقانی  
الباطل والمناکیر والصحاح والمشاهیر (تحت الحدیث : 182 (حسن کہا  
ہے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی  
فضیلت میں یہ تین حدیثیں صحیح ترین ہیں

وأصح ما روي في فضل معاوية حديث أبي حمزة عن ابن عباس أنه كاتب  
النبي (صلى الله عليه وسلم) فقد أخرجه مسلم في صحيحه وبعده حديث  
العرباض اللهم علمه الكتاب وبعده حديث ابن أبي عميرة اللهم اجعله هاديا  
(106 / 59) مهدیا تاريخ دمشق لابن عساکر

مذکورہ حدیث میں صاف ذکر ہے کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ صحابی  
ہیں۔ صرف یہی نہیں، بلکہ انہوں نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے خود سنی ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں

امام بخاری) 256ھ (نے ان کو صحابہ میں ذکر کرتے ہوئے ان کی  
روایت یوں درج کی ہے

وقال لي ابن أزهـر، يعني أبا الأزهـر: حدثنا مروان بن محمد الدمشقي، حدثنا  
سعـيد، حدثـنا ربيـعة بن يـزيد، سمعـت عبد الرحمنـ بن أـبي عمـيرـة المـزنـي  
يـقول: سـمعـت النـبـي صـلـى اللـهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ يـقـولـ، فـي مـعـاوـيـةـ بـنـ أـبـيـ سـفـيـانـ  
الـلـهـمـ اـجـعـلـهـ هـادـيـاـ، وـاهـدـهـ، وـاهـدـ بـهـ) وـسـنـدـهـ حـسـنـ)

(التاریخ الکبیر للبخاری بحوالی محمود خلیل: 7 / 326)

: امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حدثـنا ابن زـنجـوـيـهـ نـاـ سـلـمـةـ بـنـ شـبـيـبـ نـاـ مـرـوـانـ يـعـنـيـ اـبـنـ مـحـمـدـ نـاـ سـعـيدـ يـعـنـيـ  
ابـنـ عـبـدـ الـعـزـيزـ عـنـ رـبـيـعةـ بـنـ يـزـيدـ قـالـ: سـمعـتـ عبدـ الرـحـمـنـ بـنـ أـبـيـ عـمـيرـةـ

أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية " اللهم اجعله هادياً مهدياً واهده واهد به" (معجم الصحابة للبغوي: 4/ 490)

: امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حدثنا محمد بن عوف، نا مروان بن محمد، وأبو مسهر قالاً: نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية: «اللهم اجعله هادياً مهدياً واهده واهد به» (الأحاديث المثنى لابن أبي عاصم: 2/ 358)

: امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِمُعاوِيَةَ «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا وَاهْدِهِ وَاهْدِ بِهِ» (امام ابو زرعة دمشقی وسندہ صحیح) (مسند الشامیین للطبرانی: 1/ 190)

: امام ابو نعیم اصبهانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حدثنا سليمان بن أحمد، ثنا أبو زرعة الدمشقي، ثنا أبو مسهر، ثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية: «اللهم، اجعله هادياً / مهدياً، واهده، واهد به» (سند صحیح بے۔) معرفة الصحابة لابی نعیم: 4/ 1836)

، مذکورہ پانچ کتابوں (التاریخ الکبیر للبخاری، معجم الصحابہ للبغوی الاحادیث المثنی لابن ابی عاصم، مسند الشامیین للطبرانی اور معرفۃ الصحابہ لابی نعیم میں میں عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کی صراحت کر رکھی ہے کہ

انہوں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی  
ہے۔ والحمد لله

حدیث کے الفاظ میں عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے  
صحابی ہونے کی وضاحت اور خود یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے سننے کی صراحت کے بعد اب کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں  
 رہ جاتا۔

اس کے باوجود ہم محدثین کرام کا فیصلہ بھی آپ کی خدمت میں پیش  
کرتے ہیں؛

- اس حدیث کے راوی سعید بن عبدالعزیز التنوخی اسی حدیث میں 1  
فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صاحبی رسول  
: ہیں۔ دلیل درج ذیل ہے

، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ، ثنا أَبُو مُسْهِرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ الْمُزَنِيِّ، قَالَ سَعِيدٌ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ فِي  
مُعَاوِيَةَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا، وَاهْدِهِ وَاهْدِ بِهِ» (حدیث عباس الترقی)  
(ح: 44، وسندہ صحیح

: امام ابن سعد رحمہ اللہ (230ھ) (فرماتے ہیں 2

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمِيرَةَ الْمُزَنِيِّ. وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

/عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں۔) "الطبقات الكبرى ط العلمية: 7"  
(292)

- امام بخاری (256ھ) (نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ 3-

(التاریخ الکبیر للبخاری بحوالی المطبوع: 5/240)

- امام ابو حاتم (277ھ نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔) علی الحدیث<sup>4</sup>  
،(ابن أبي حاتم: 382 / 6)

- امام ابو القاسم البغوی (317ھ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔<sup>5</sup>  
(معجم الصحابة للبغوی: 4 / 489)

- عبدالرحمن بن ابی حاتم (327ھ فرماتے ہیں : عبد الرحمن بن أبي عمیرة المزنی، له صحبة  
عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں۔)"الجرح والتعديل لابن ابی حاتم"  
(5 / 273)

:مزید لکھتے ہیں

محمد بن ابی عمیرۃ شامی له صحبۃ و هو أخو عبد الرحمن بن أبي عمیرۃ  
لهمما صحبۃ

محمد بن ابی عمیرہ اور عبد الرحمن بن عمیرہ دونوں بھائی صحابی"  
ہیں۔)"الجرح والتعديل لابن ابی حاتم: 8 / 54)

- امام ابن حبان(354ھ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔<sup>7</sup>  
عبد الرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی سکن الشام حدیثه عند أهلها) الثقات لابن  
(حبان: 3 / 252)

: خطیب بغدادی (364ھ فرماتے ہیں<sup>8</sup>

عبد الرَّحْمَنُ بْنُ أَبِي عَمِيرَةِ الْمُزْنِيِّ الشَّامِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَرِوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزنی شامی صحابی ہیں اور نبی کریم صلی "الله سے روایت" بھی (بیان کرتے ہیں۔)"تالی تلخیص المتشابه: 2 / 539)

- امام ابو نعیم اصحابہ ان (439ھ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔<sup>9</sup>

(معرفة الصحابة لأبی نعیم: 4/1836)

: حافظ ابن عساکر (فرماتے ہیں 10571ھ)

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ويقال الأزدي أخو محمد بن أبي عميرة  
وله صحبة

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزنی اور ان کو ازدی بھی کہا گیا ہے محمد"  
بن ابی عمیرہ کے بھائی اور صحابی ہیں۔) "تاریخ دمشق لابن عساکر  
(35/229)

: حافظ نووی (فرماتے ہیں 676ھ)

عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي، رضى الله عنه، عن النبي - صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أنه قال لمعاوية: "اللهم اجعله هادياً مهدياً". رواه الترمذى  
وقال: حديث حسن

صحابی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی  
اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی : اے اللہ ! ان کو ہادی اور ہدایت یافتہ بنا  
دے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے۔) "تهذیب  
(الأسماء واللغات: 2/103، 104)

- حافظ مزی (فرماتے ہیں: لہٰ صُحبَةُ 12742ھ)

صحابی ہیں۔) "تهذیب الكمال في أسماء الرجال: 17/321)

: حافظ ذہبی (فرماتے ہیں 13748ھ)

. عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني . صحابي --- وبعضهم يقول : هو تابعي  
"عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں۔ بعض نے کہا کہ تابعی ہیں۔"

ان بعض کا رد کرتے ہوئے دوسری جگہ فرماتے ہیں : عبد الرحمن بن  
أبی عمیرة المزني صحابی

عبدالرحمن بن ابی عمرہ صحابی ہیں۔)"الکاشف: 1/638"

بنیز لکھتے ہیں

وقال أبو مسهر : حدثنا سعيد بن عبد العزيز ، عن ربيعة بن يزيد ، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزنی ، وكان من أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم ، أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال لمعاوية " اللهم علمه الكتاب والحساب ، وقه العذاب ". هذا الحديث رواه ثقات ، لكن اختلفوا في صحابة عبد الرحمن ، والأظهر أنه صحابي .

اگرچہ بعض نے سیدنا عبد الرحمن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا ہے ، لیکن راجح یہی ہے کہ وہ صحابی رسول ہیں۔)تاریخ الإسلام ت بشار: 2/541(

- حافظ تقی الدین محمد بن احمد الحسنی الفاسی المکی)832ھ (لکھتے 14 بین:

وقال فی حقه : «اللهم اجعله هادیا مهديا» . رواه الترمذی من حديث عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابی، عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم ، وحسنہ الترمذی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں " فرمایا : اے اللہ ! ان کو ہادی اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ اس کو امام ترمذی نے صحابی عبدالرحمن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے رویت کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔)"العقد الثمين فی تاریخ البلد الأمین: 6/92(

- علامہ سیوطی)911ھ (انہیں صحابی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں 15

أخرج الترمذى وحسنه عن عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي عن النبي صلى الله عليه وسلم - أنه قال لمعاوية: "اللهم اجعله هادياً مهدياً" (تاریخ-  
الخلفاء، ص: 149)

- ابن حجر ہیتمی(974ھ) نے صحابی کہتے ہوئے لکھا ہے 16
- عبد الرَّحْمَنُ بْنُ أَبِي عَمِيرَةِ الصَّحَابِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ (اللَّهُمَّ اجْعِلْهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا
- (الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة: 2/626)
- علامہ عبدالعزیز ملتانی(1239ھ) (انہیں مدنی صحابی لکھتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں 17)
- عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي المدنی أن النبي - صلی الله علیہ وسلم قال لمعاوية: "اللهم اجعله هادیا مهداً واهد به الناس" رواه الترمذی - وحسنه) الناھیۃ عن طعن أمیر المؤمنین معاویۃ، ص: 39)
- حافظ ابن حجر (حافظ ابن عبد البر کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں 18)

فعجب من قول ابن عبد البر : حديثه منقطع الإسناد مرسل، لا تثبت أحاديثه ولا تصحّ صحبته وتعقبه ابن فتحون، وقال : لا أدری ما هذا، فقد رواه مروان بن محمد الطاطري، وأبو مسهر، كلاهما عن ربيعة بن يزيد- أنه سمع عبد الرحمن بن أبي عميرة أنه سمع رسول الله صلی الله علیہ وسلم يقول . قلت : قد ذكر من أخرج الروایتین، وفات ابن فتحون أن يقول : هب أن هذا الحديث الذي أشار إليه ابن عبد البر ظهرت له فيه علة الانقطاع، فما يصنع في بقية الأحاديث المصرحة بسماعه من النبي صلی الله علیہ وسلم فما الذي يصحّ الصحابة زائدا على هذا؟ مع أنه ليست للحديث الأول علة الاضطراب (الإصابة في تمييز الصحابة: 4/288، 289)

: مزید لکھتے ہیں

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني : وقيل ابن عميرة ، بالتصغير ، بغير أداة كنية ، وقيل ابن عمير ، مثله بلا هاء ، ويقال فيه القرشي . قال أبو حاتم وابن السّكن : له صحبة ، ذكره البخاري ، وابن سعد ، وابن البرقي ، وابن حبان وعبد الصمد بن سعيد في الصحابة . وذكره أبو الحسن بن سميع في الطبقه الأولى من الصحابة الذين نزلوا حمص ، وكان اختارها . وقال ابن حبان سكن الشام ، وحديثه عند أهلها ) الإصابة في تمييز الصحابة : 4 / 287 (

### امام ابو حاتم رحمه الله کا تسامح

امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ نے یہ حدیث نبی / کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی ) علل الحديث لابن ابی حاتم : 6 لیکن یہ قول مضر نہیں ، کیونکہ اس میں سیدنا عبد الرحمن بن ، ( 382 ابی عمیرہ کا صحابی ہونا واضح طور پر بتایا گیا ہے ، اس کا زیادہ سے زیادہ یہ مطلب ہے کہ یہ روایت انہوں نے ڈائئریکٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی پھر بھی یہ مرسل صحابی ہو گی جو کہ حجت ہوتی ہے۔

دراصل امام ابو حاتم رحمه الله کو ایک سند کی وجہ سے یہ تسامح ہوا۔ علل الحديث لابن ابی حاتم ( کی سند میں ہے عن ابی عمیرہ عن معاویہ ہے - امام ابو حاتم نے اس سند میں سیدنا معاویہ کے واسطے کی وجہ سے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈائئریکٹ نہیں سنی ، بلکہ اس میں سیدنا معاویہ کا واسطہ ہے لیکن سیدنا معاویہ کے واسطے والی کوئی صحیح سند موجود نہیں۔ والله اعلم۔

### اضطراب کی حقیقت

حافظ ذہبی نے الولید بن مسلم کی ضعیف روایت کی وجہ سے اس روایت میں علت کا دعویٰ کیا ہے، جو کہ درست نہیں ، کیون کہ جب یہ روایت ہی ضعیف ہے تو اضطراب نہیں بنتا۔ دوسرا سعید تنوخی سے

اکثر رواۃ نے سعید عن ربیعہ بن یزید ہی بیان کیا ہے اور حافظ ابن عساکر(تاریخ دمشق : 59/84 نے بھی ولید بن مسلم کی روایت کو ذکر کرنے کے بعد اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا

رواۃ الجماعة ہی الصواب۔ کہ ولید بن مسلم کے مقابلے میں اکثر راویوں کا بیان ہی درست ہے۔

ولید بن مسلم نے سعید عن یونس بن میسرہ عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ ذکر کیا جو کہ مرجوح ہے۔ اور تاریخ دمشق (59/83) (میں یہی روایت ہے لیکن اس میں ولید بن مسلم کی سند میں سعید کا استاذ ربیعہ کا ذکر ہے نہ کہ یونس بن میسرہ کا، لہذا حافظ ذہبی کی درج ذیل بات درست نہیں ہے۔

،وبه حدثنا أبو زرعة، حدثنا أبو مسهر، حدثني سعيد، عن ربیعة بن یزید عن عبد الرحمن بن أبی عمرة المزنی، سمعت رسول الله -صلی الله علیه . "وسلم- يقول لمعاوية": اللهم اجعله هادیاً مهداً واهد به

وبه حدثنا عبان، حدثنا علي بن سهل الرملي، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا سعید، عن یونس -هو ابن میسرہ- عن عبد الرحمن بن أبی عمرة: أنه سمع ،النبي -صلی الله علیه وسلم- وذكر معاویة، فقال: "الله اجعله هادیاً مهداً (143/7) واهد به . "فهذه علة الحديث قبله سير أعلام النبلاء ط الحديث

عین ممکن ہے کہ امام ابو حاتم کے قول کی وجہ سے ہی ابن عبدالبر نے انقطاع کا دعوی کیا ہو کیوں کہ اس سند میں ابن ابی عمرہ کے بعد سیدنا معاویہ کا ذکر ہے اور ولید بن مسلم کی مذکورہ روایت کی وجہ سے اضطراب کا دعوی کیا ہو لیکن ہمارے ذکر کردہ دلائل کی وجہ سے یہ سارے شبہات ختم ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ

: سعید تنوخی کے اختلاط کا مسئلہ

اس کے راوی سعید بن عبدالعزیز تنوحی پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ مختلط ہے لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں کیوں کہ ان کے شاگرد ابو مسہر ہی فرماتے ہیں

کان سعید بن عبد العزیز قد اخْتَلَطَ قبل موته وکان یعرض علیہ قبل اُن یموت وکان یقول لا أجيِزُهَا (تاریخ ابن معین - روایة الدوری : 479 / 4)

لہذا اختلط کا اعتراض درست نہیں کیوں کہ انہوں نے حالت اختلط میں کوئی روایت بیان ہی نہیں کی۔

ان پر دوسرا اعتراض تدليس کا کیا جاتا ہے، لیکن یہ تدليس سے بری ہیں) الفتح المبین، ص: 65)

انقطاع کا شبہ

بعض کا کہنا ہے کہ ربیعہ بن یزید کی ابن ابی عمرہ سے ملاقات مشکل ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں کیوں کہ سند حسن و صحیح ان کے سماں کی صراحة موجود ہے۔ ملاحظہ ہو

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

وقال لي ابن أزهر، يعني أبا الأزهـر: حدثنا مروان بن محمد الدمشقي، حدثنا سعید، حدثنا ربیعہ بن یزید، سمعت عبد الرحمن بن أبي عمیرة المزنی يقول: سمعت النبي صلی اللہ علیہ وسلم يقول، في معاویة بن أبي سفیان اللهم اجعله هادیاً مهدياً، واهدہ، واهد به (التاریخ الكبير للبخاری بحواشی محمود خلیل: 326 / 7)

ابو الازھر سے مراد احمد بن الازھر النیسابوری ہیں۔ صدق ہیں۔ سند حسن ہے۔

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حدثنا ابن زنجویہ نا سلمة بن شبیب نا مروان یعنی ابن محمد نا سعید یعنی ابن عبد العزیز عن ربیعہ بن یزید قال: سمعت عبد الرحمن بن أبي عمیرة

أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية " اللهم اجعله هادياً  
مهدياً واهده واهد به (معجم الصحابة للبغوي : 490 / 4)

ابن زنجویہ سے مراد : محمد بن عبد الملک بن زنجویہ ہیں۔ ثقہ ہیں۔ سند  
صحیح ہے۔

مذکورہ دونوں کتب میں ربیعہ بن یزید کے سماں کی صراحت کی وجہ  
سے حافظ ذہبی رحمہ اللہ کی درج ذیل بات درست نہیں  
أَرْسَلَهُ رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، وَيَبْعُدُ إِدْرَاكُهُ لَابْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ (معجم الشیوخ الكبير  
(الذهبی 1/155)

مزید تفاصیل کے لیے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت پر ہماری  
زیر ترتیب کتاب کا انتظار فرمائیے۔